ISSN: 2581-5482
سہ ماہی
ادبی نشیمن
دسمبر ۲۰۲۱ء جنوری فروری ۲۰۲۲ء
ایڈیٹر
ڈاکٹر سلیم احمد
قیمت: ۲۵/روپئے

Vol: 5,   Issue: 01
Dec-Jan-Feb.2022

Urdu Quarterly
Adbee Nasheman
Lucknow - 226003

Rni No. UPURDU /2017/74845
Per Copy : 25/-
Bi-Annaul Subscription :300/-

دستاویز

’’یہ میرا چمن ہے میرا چمن   میں اپنے چمن کا بلبل ہوں‘‘ (مجاؔز)

ترانۂ علی گڈھ کی داستان

۱۷/اکتوبر ۱۹۵۵ء کو علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کے اسٹریچی ہال میں جب پہلی بار اسرار الحق مجاؔز کی نظم ’’نذرِ علی گڈھ‘‘ پر مبنی ’’یہ میرا چمن ہے میرا چمن   میں اپنے چمن کا بلبل ہوں‘‘ پیش کی گئی تو اسے باضابطہ طور پر اس وقت تک ادارے کا ترانہ تسلیم کئے جانے کی منظوری حاصل ہو چکی تھی۔ اس کا سہرا اس وقت کے وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین کے سر جاتا ہے جنھوں نے طلبہ یونین کے صدر احمد سعید کی ناراضگی اور شدید مخالفت کے باوجود اپنی رضامندی کی بنیاد پر ایک تاریخی فیصلہ صادر کیا تھا۔

یہ ۱۹۳۶ء کی بات ہے جب اسرار الحق مجاؔز بی۔ اے فائنل کے طالب علم تھے، ایک روز وہ یونیورسٹی کے یونین ہال میں کچھ سال پہلے کہی گئی اپنی نظم ’’نذرِ علی گڈھ‘‘ جھوم جھوم کر پڑھ رہے تھے اور تمام طلبہ و طالبات ان کے کلام اور ترنم سے لطف اندوز ہو رہے تھے، مجاؔز جب اس شعر پر پہونچے:

یاں ہم نے کمندیں ڈالی ہیں، یاں ہم نے شب خوں مارے ہیں
یاں ہم نے قبائیں نوچی ہیں، یاں ہم نے تاج اُتارے ہیں

تو پرووائس چانسلر (P.V.C) اے بی احمد حلیم نے انھیں مزید پڑھنے سے روک دیا اور خود اُٹھ کر باہر چلے گئے۔ حالانکہ طلبہ اصرار کرتے رہے کہ وہ نظم مکمل کریں لیکن مجاؔز نے ایک منضبط طالب علم کی طرح پی وی سی صاحب کا حکم مانتے ہوئے یونین ہال سے کوچ کر جانا مناسب سمجھا۔ بقیہ نظم انھوں نے یونین کے سبزہ زار پر پایہ تکمیل تک پہونچائی۔ اس نظم کے ترانے کی شکل اختیار کرنے کی ایک کہانی اور بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ملک کے اوّلین وزیر اعظم جواہر لال نہرو جب پہلی بار علی گڈھ مسلم یونیورسٹی تشریف لائے تو انھوں نے انتظامیہ سے ادارے کے ترانے کے بارے میں دریافت کیا۔ معلوم ہونے پر انھوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ اتنی اہم یونیورسٹی کا کوئی ترانہ نہیں ہے۔ اس کے بعد سب کا خیال مجاؔز کی نظم ’’نذرِ علی گڈھ‘‘ کی طرف منتقل ہوا اور نظم کے کچھ اشعار حذف کرتے ہوئے ابتدائی شعر کے مصرعوں کی ترتیب میں تبدیلی کی گئی۔ نظم کا اولین شعر یوں ہے:

سرشار نگاہِ نرگس ہوں پابستۂ گیسوئے سنبل ہوں
یہ میرا چمن ہے میرا چمن میں اپنے چمن کا بلبل ہوں

بی۔ کام کے طالب علم اشتیاق احمد خاں نے اسے دھن سے آراستہ کیا اور اپنے آرکیسٹرا کے ساتھ تاریخی موقع کے گواہ بنے اور اسے ڈاکٹر ذاکر حسین کی موجودگی میں ایک عدیم المثال مقام عطا کر دیا۔ اشتیاق احمد خاں کا تعلق لکھنؤ ضلع کے مردم خیز قصبہ کاکوری سے تھا۔ اشتیاق احمد خاں نے ہی مظفر علی کی فلم ’’امراؤ جان‘‘ میں فاروق شیخ کے والد کا کردار ادا کیا تھا۔

واضح ہو کہ اسرار الحق مجاؔز ۱۹/اکتوبر ۱۹۱۱ء کو قصبہ ردولی ضلع بارہ بنکی میں پیدا ہوئے تھے۔ ۵/دسمبر ۱۹۵۵ء کو ان کا لکھنؤ میں انتقال ہوا اور ۶/دسمبر کو نشاط گنج قبرستان میں ان کی تدفین عمل میں آئی۔ مجاؔز کے ترانۂ علی گڈھ کا ایک المیاتی پہلو یہ ہے کہ اسے مجاؔز کی موجودگی میں علی گڈھ مسلم یونیورسٹی کی کسی بھی تقریب میں پیش نہیں کیا جا سکا تھا۔

Printed,Published & Prop. By **AhmadRashiq at Nomani Press, Baroodkhana,Golaganj, Lucknow**
and Published at 544C/168,Almas bagh,Hardoi Road,Lucknow   **Editor: Dr. Saleem Ahmad**

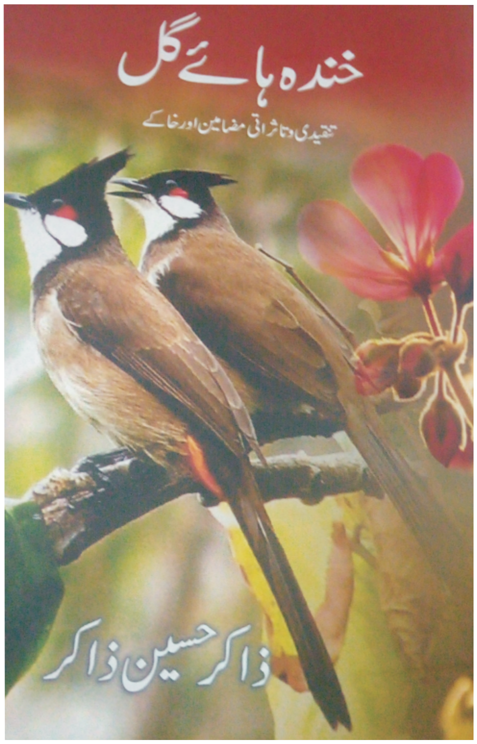

معروف صحافی، افسانہ نگار اور نقاد

ذاکر حسین ذاکر

کی تازہ ترین کتاب

خندہ ہائے گل

تنقیدی وتاثراتی مضامین اور خاکے

قیمت۔300روپے

آج ہی اپنا آرڈر بک کرائیں۔اسٹاک محدود

ملنے کا پتہ۔

1۔براؤن بکس، اپوزٹ بلائنڈ اسکول، قلعہ روڈ شمشاد مارکیٹ علی گڑھ 202001

فون۔ 9818897975

2۔ادبی نشیمن سہ ماہی۔544-C/168 الماس باغ ہردوئی روڈ لکھنؤ۔

فون۔8707260591

نومبر ماہ میں کیفی اعظمی اکادمی میں منعقد ایک پروقار تقریب میں ممتاز فکشن نگار اور ساہتیہ اکادمی ایوارڈ یافتہ ادیب جناب عبدالصمد کو ساتواں ''ڈاکٹر شمیم نکہت فکشن ایوارڈ ۲۰۲۱'' عزت مآب جسٹس شبیہ الحسنین صاحب کے دستِ مبارک سے عطا کیا گیا۔تصویر میں ساتھ ہیں معروف افسانہ نویس اور ناقد پروفیسر طارق چھتاری اور ممتاز ناقد و محقق پروفیسر شارب ردولوی صاحب ۔

عربی زبان وادب کے معروف محقق اور استاد ڈاکٹر عبدالقدوس (ایسوسی ایٹ پروفیسر اور انچارج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی لکھنؤ کیمپس) یوپی پریس کلب میں مولانا عبدالقیوم رحمانی فاؤنڈیشن کی طرف سے عطا کردہ 'بہادر شاہ ظفر ایوارڈ'' اتر پردیش مجلس قانون ساز کے لیڈر آف اپوزیشن جناب رام گووند چودھری کے ہاتھوں حاصل کرتے ہوئے۔

فہرست عنوانات

آغاز

۱ حمد باری ..... معید رہبر ۳

۲ نعت پاک ..... ظفر اقبال ظفر ۳

اداریہ

۳ نظریہ ..... ایڈیٹر ۴

مضامین

۴ نظیر اکبر آبادی کی شاعری میں حقیقت نگاری ..... ڈاکٹر نارائن پاٹیدار ۵

۵ تحقیق وتنقید کے باہمی رشتے اور عصری تقاضے ..... ڈاکٹر شریف الدین خاں ۹

۶ سرسیّد: جہانِ تازہ کی افکار سے تازہ ہے نمود ..... ڈاکٹر فائضہ خان ۱۵

۷ رضیہ سجاد ظہیر کے افسانوں کا فکری مطالعہ ..... ڈاکٹر محمد جابر حمزہ ۱۸

۸ قرۃالعین حیدر کے افسانے اور حقوق انسانی کے مسائل ..... شاہد حبیب ۲۱

۹ مطالعۂ فیض: ایک بازدید ..... عابد حسین گنائی ۲۴

۱۰ ضیاء الرحمٰن صدیقی کی نادر تصنیف: اسالیب فکر (ایک مطالعہ) ..... ڈاکٹر چمن لعل بھگت ۳۱

۱۱ منٹو کا تصورنسواں ان کے افسانوی کرداروں کے تناظر میں ..... خوشنما علی ۳۵

۱۲ رنگِ طلسمات کا شاعر : شاہد اختر ..... فیضان حسن ضیائی ۳۹

۱۳ ڈاکٹر ولی الحق انصاری: اودھ کا باکمال فارسی گو شاعر ..... شبینہ کوثر ۴۳

افسانہ

۱۴ بدلتے موسم کا قہر ..... ڈاکٹر عارف انصاری ۴۷

غزلیات

۱۵ غزلیں ..... ڈاکٹر ذکی طارق ..... افتخار راغب ۵۲

۱۶ غزلیں ..... عبرت مچھلی شہری ..... مجتبیٰ حسن صدیقی ۵۳

۱۷ غزل ..... سید محمد نور الحسن نور نوابی عزیزی ۵۵

۱۸ غزل ..... محبوب خاں اصغر ۳۴

تبصرے

۱۹ رشید حسن خاں کی غالب شناسی ..... مرتب: ابراہیم افسر ..... مبصر: ڈاکٹر خالد ظہیر ۵۴

۲۰ ادبی ہستیاں وبستیاں ..... مصنف: احمد ابراہیم علوی ..... مبصر : ڈاکٹر رؤف خیر ۵۶

اداریہ

ادبی نشیمن کا گزشتہ شمارہ جو کورونا کی دوسری لہر میں رحلت پانے والی ادبی شخصیات کو معنون تھا، اسے توقع سے کہیں زیادہ قارئین نے پسند کیا اور ادبی حلقوں میں اسے جو پذیرائی اور مقبولیت حاصل ہوئی اس کے لئے ادبی نشیمن کنبہ اپنے تمام قارئین کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

کافی دنوں سے خالی چل رہے اتر پردیش اردو اکادمی کے چیئرمین کے عہدے پر حال ہی میں چودھری کیف الوریٰ صاحب کی تقرری عمل میں آنے سے اردو داں حلقے میں خوشی کا ماحول ہے، چونکہ چودھری کیف الوریٰ صاحب کے تعلقات براہ راست ریاست کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ جی سے ہیں، اس لئے ان کے آنے کے بعد اردو والے اردو کی ترویج اور تعمیری و ترقی کے کاموں کے لئے کافی پر امید ہیں۔ ادبی نشیمن کنبہ ان کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور ساتھ ہی گزارش کرتا ہے کہ مشاعروں کے لئے دی جانے والی رقم میں تخفیف، وظیفہ کی رقم میں اضافہ، وظیفہ پانے والوں کی رحلت کے بعد ان کی بیوہ کو وظیفہ کے طور پر کچھ رقم کا بندوبست، علاج کے لئے شعراء و ادباء کو دی جانے والی رقم میں خاطر خواہ اضافہ، کتابت کو زندہ رکھنے اور اس کے فروغ کے لئے کتابت شدہ کتب پر انعام کی رقم دوگنی کرنے اور کاتب کو بھی انعام دینے کا نظم، چلنے پھرنے سے معذور شعراء و ادباء کے وظیفہ کی رقم میں اضافہ کرنے کی طرف توجہ دی جائے اور کچھ پنشن ہولڈر اکادمی کے وظیفہ سے بھی مستفید ہو رہے ہیں، ایسے لوگوں کی نشاندہی کر کے ان کا وظیفہ منسوخ کرنے پر غور کیا جائے۔

سکریٹری زہیر بن صغیر کا یہ اعلان کہ اردو اکادمی کی طرف سے موبائل وین کے ذریعہ ریاست کے طول و عرض میں اکادمی کی کتابیں آدھی قیمت پر فروخت کرنا زیر تجویز ہے، یہ خبر انتہائی خوش آئند ہے۔ اس کے علاوہ اتر پردیش اردو اکادمی نے آئی اے ایس اسٹڈی سینٹر میں مزید بہتری کے ساتھ اب دیگر سرکاری نوکریوں کے خواہشمند امیدواروں کو مقابلہ جاتی امتحانات کی تیاری کے لیے مفت کوچنگ کے بندوبست کا بھی فیصلہ کیا ہے، یہ بھی ایک مفید قدم ہوگا۔ اس فیصلے کے تحت بینکنگ، کلرکیل جاب، پولیس بھرتی، اور نان گزٹیڈ عہدے کی تیاری کا نظم کیا جا رہا ہے۔ پہلا بیچ یکم جنوری ۲۰۲۲ء سے گومتی نگر واقع اکادمی کی عمارت میں چلایا جائے گا۔ لائق ستائش ہیں چیرمین کیف الوریٰ اور سکریٹری زہیر بن صغیر جن کی کوششوں سے اکادمی نئی تاریخ رقم کرنے کی جانب گامزن ہے۔ ضابطہ اخلاق کا اعلان کبھی بھی ہو سکتا ہے اس لئے جلد فیصلہ لے کر تمام کاموں کا نپٹارہ کرنے کی ضرورت ہے۔

قابل مبارکباد ہیں فخر الدین علی احمد میموریل کمیٹی کے چیرمین طورج زیدی صاحب جنہوں نے کم بجٹ ہونے کے باوجود فنکاروں کو اعزاز سے نواز کر کمیٹی کی تاریخ میں ایک سنہرے باب کا اضافہ کرنے کی راہ پر چل پڑے ہیں۔

آخر میں قارئین سے ایک اپیل کرنا چاہوں گا کہ وہ اردو کے تحفظ کے لئے روزمرہ کی بول چال میں اردو کا استعمال کریں، اپنے بچوں سے اردو میں باتیں کریں، دستخط اردو میں کریں، اردو کا اخبار خرید کر پڑھیں اور اساتذہ کرام سے خصوصی اپیل ہے کہ تعلیم و تعلم کے علاوہ اردو کے تحفظ کے لئے طلباء میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ یہی راستے اردو کی حقیقی ترقی کے ضامن ہیں۔

ڈاکٹر سلیم احمد